Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈائل نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم دوشنبہ

ایڈیٹر الفضل ... انتظامی امور کے متعلق جملہ خطوط بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۳	۲۹ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ھش	۲۲ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۵۳

نمبر ۹۰۵۰ جناب مرزا عبدالحق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل گورداسپور
Gurdaspur

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج حضور مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نو تعمیر فضل عمر ہوسٹل واقعہ دارالعلوم کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر طلباء کالج کی طرف سے دعوت چائے کا انتظام کیا گیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل نے ایڈریس پیش کیا۔ آخر میں حضور نے نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔

کل بعد نماز عشاء نائٹ سکول خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کا افتتاح مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے کیا۔

مجلس مذہب و سائنس کے ماتحت پانچواں لیکچر یکم نومبر ۱۹۴۵ء کو مسجد اقصےٰ میں بعد نماز مغرب ہوگا

کل بعد نماز مغرب سید محمد حسین صاحب محلہ دارالفضل نے اپنے بیٹے کیپٹن ڈاکٹر محمد جی صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشادات

الیکشنوں کے متعلق احمدی جماعتوں کو

(از ایڈیٹر)

ہندوستان میں صوبجاتی اور مرکزی کونسلوں کے لئے ممبروں کے انتخاب کے متعلق جو مہم شروع ہونے والی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو مضمون ۲۲ اکتوبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اور جسے بہت بڑی تعداد میں صیغہ نشرو اشاعت ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر تمام ہندوستان میں تقسیم کرا رہا ہے۔ اس میں چونکہ حضور نے نہایت وضاحت کے ساتھ "آئندہ الیکشنوں کے متعلق جماعت احمدیہ کی پالیسی" کا اعلان فرمایا ہے۔ اب ہر احمدی جماعت اور ہر احمدی فرد کا فرض ہے۔ کہ حضور کی بیان فرمودہ ہدایات اور ارشادات کو خوب اچھی طرح سمجھے۔ اور پوری احتیاط کے ساتھ ان پر عمل کرے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسلم لیگ کے حق میں مسلمانان ہند کی اکثریت ثابت فرماتے ہوئے اور اسی کو کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کرانے کی اہل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے۔ کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلمان جماعتیں ایسا نہ کرینگی۔ تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکہ مسلمانوں کو لگے گا۔ کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ واری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے پنجاب کے سوا جس کی نسبت میں آخر میں کچھ بیان کرونگا تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

ان سطور کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ حضور نے دوسری جماعتوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً اس لئے مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ مسلمانان ہند کی سیاسی حیثیت زیادہ سے زیادہ طاقت حاصل کر سکے۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز زیادہ سے زیادہ با اثر ثابت ہو۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی واضح فرما دیا ہے۔ کہ اگر ایسا نہ ہوا۔ یعنی مسلمانوں نے مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید نہ کرتے ہوئے اس کی حیثیت کو مضبوط نہ بنایا۔ تو مسلمانوں کو ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکہ لگے گا۔ کہ وہ مزید چالیس پچاس سال تک سنبھل نہ سکینگے۔

حضور نے احمدی جماعتوں کو انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کرنے کے طریق بھی بیان فرما دیئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) جس قدر احمدیوں کے ووٹ ہیں۔ وہ اپنے حلقہ کے مسلم لیگی امیدوار کو دیں۔

(۲) نہ صرف یہ کہ پنجاب کے باہر کے تمام احمدی اپنے ووٹ مسلم لیگ کو دیں۔ بلکہ جو لوگ ان کے زیر اثر ہیں۔ ان کے ووٹ بھی مسلم لیگ کے امیدوار کو دلائیں۔

(۳) میں ہر احمدی سے یہ بھی خواہش کرتا ہوں کہ وہ اپنے حلقۂ اثر سے باہر جا کر اپنے علاقہ کے ہر مسلمان کو اس وقت مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے کی تلقین کرے۔ اور اس قدر زور لگائے۔ کہ اس کے حلقۂ اثر میں مسلم لیگ امیدوار کی کامیابی یقینی ہو جائے۔"

اس بارے میں مزید تاکید فرماتے ہوئے حضور نے تحریر فرمایا ہے۔

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے تمام افراد کیا مرد اور کیا عورتیں۔ مرد مردوں تک پہنچکر اور عورتیں عورتوں کے پاس جا کر ان کے خیالات درست کرنے کی کوشش کرینگے اور اس امر کو اس قدر اہم سمجھینگے۔ کہ تمام جگہوں پر مسلم لیگ کے کارکنوں کو یہ محسوس ہو جائے کہ گویا احمدی یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کا امیدوار کھڑا نہیں ہوا۔ کوئی احمدی امیدوار کھڑا ہوا ہے۔ اور اس کام میں مقامی مسلم لیگ کے ساتھ پوری طرح تعاون کرینگے۔ اور جائز ہوگا۔ کہ وہ اس کے ممبر ہو جائیں۔ اگر ان کے نزدیک اور مسلم لیگ کے کارکنوں کے نزدیک ان کا شامل ہونا وہاں کے حالات کے لحاظ سے باہر رہنے سے زیادہ مفید ہے۔"

حضور نے یہ ارشاد پنجاب کی جماعتوں کو مستثنیٰ کر کے سندھ۔ صوبہ سرحد۔ یوپی۔ بنگال اور بہار کی جماعتوں کو فرمایا۔ امید ہے کہ ان صوبوں کی تمام جماعتیں اور تمام افراد ابھی سے اس بات کا عزم اور تہیہ کر لیں گے۔ کہ حضور کے ارشاد کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانا ان کا اولین فرض ہے۔ اور پھر وقت آنے پر اس جوش اور سرگرمی سے کام کرینگے۔ کہ حضور کی پوری پوری خوشنودی حاصل کرنے کے مستحق بن سکیں۔

باوجود اس کے کہ مسلم لیگ کے متعلق جماعت احمدیہ کی یہ پالیسی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ پنجاب میں چونکہ مسلم لیگ کے بعض کارکن بلاوجہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور عقائد کے اختلاف کی بناء پر گالیاں تک دی جاتی ہیں۔ اس لئے پنجاب کے متعلق حضور نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"ہم کوئی اصولی مرکزی پالیسی سردست اختیار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جہاں جہاں سے کوئی احمدی کھڑا ہونا چاہے میرا اول مشورہ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ٹکٹ حاصل نہ کر سکے۔ تو پھر اگر وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ احمدی ووٹ یا اسکی قوم کا ووٹ زیادہ ہے لیکن اسکا جائز حق دینے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ تو پھر اسے اجازت ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

کہ وہ یہ اعلان کر کے ممبری کے لئے کھڑا ہو جائے کہ میں پالیسی کے لحاظ سے مسلم لیگ سے متفق ہوں۔ مگر چونکہ مسلم لیگ میرے حلقہ کے ووٹوں کی اکثریت کو اس کا حق نہیں دیتی۔ اس لئے میں مجبوراً انڈیپنڈنٹ کھڑا ہو رہا ہوں۔ جب تک یونینسٹ پارٹی اپنی پالسی کی مزید ایسی وضاحت نہیں کرتی جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو۔ اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ ناممکن ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر وہ ایسا کر دے تو پھر جو شخص پنجاب کے مقامی سوالوں میں یونینسٹ سے اتفاق رکھتا ہو۔ اس کے ٹکٹ پر اس کا کھڑا ہونا معیوب نہیں ہوگا۔ مگر پہلے میری اور مرکزی ادارہ کی تسلی اس بارہ میں ہو جانی چاہئے۔ جہاں سے کوئی احمدی کھڑا نہیں ہو رہا۔ وہاں کی جماعتوں کو بھی اپنے مخصوص حالات پیش کر کے امور عامہ سے اپنے حلقے کے بارہ میں مشورہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔

حضور کے یہ ارشادات پنجاب کی احمدی جماعتوں کے متعلق ہیں۔ جنہیں یہ بھی سہولت حاصل ہے کہ مرکز کے قریب ہونیکی وجہ سے ہر مرحلہ اور ہر حالت کے متعلق مزید مشورہ اور راہ نمائی حاصل کر سکتی ہیں۔ ہر جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کو چاہئے۔ کہ اپنے تمام اصحاب کو حضور کے ارشادات سے پوری طرح آگاہ کر دیں۔ تاکہ کوئی شخص ناواقفیت کی وجہ سے کسی غلطی کا مرتکب نہ ہو۔ اور انتخابات کی مہم میں جماعت احمدیہ اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت کام کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔

جناب میاں غلام محمد صاحب اختر کی لڑکی کا افسوسناک انتقال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر کی لڑکی عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ جن کی صحت و عافیت کے لئے اخبار میں دعا کی درخواست شائع کی جاتی رہی ہے۔ کل پونے چھ بجے شام لاہور میں فوت ہو گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

جنازہ آج دوپہر کی گاڑی سے یہاں لایا گیا۔ سٹیشن پر ازراہ شفقت و نوازش حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد بھی موجود تھے۔ سٹیشن سے جنازہ تھوڑی دیر کے لئے جناب اختر صاحب اور مرحومہ کے سسرال کے مکان پر لے جایا گیا۔ اور پھر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے ارشاد پر جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے ہاں لے جا کر اسی جگہ رکھا گیا۔ جہاں سیدہ قدسیہ بیگم صاحبہ کا جنازہ ڈلہوزی سے آنے پر رکھا گیا تھا۔

عصر کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بچوں کے قبرستان کے قریب اس احاطہ میں دفن کیا گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بچوں کے لئے ہے۔

مرحومہ کی وفات کے موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شفقت اور نوازش کا اظہار فرمایا۔ اس سے مرحومہ کی خوش بختی اور اس کے غمگین والدین کے اخلاص اور محبت کا ثبوت ملتا ہے۔ مرحومہ کی عمر بیس سال کے قریب تھی۔ اور ابھی شادی ہوئے دو سال بھی نہ ہوئے تھے۔ مرحومہ اپنی یادگار میں ایک سات ماہ کی بچی چھوڑ گئی ہے۔

ہم جناب اختر صاحب اور ان کے خاندان سے اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اس کے والدین اور دوسرے رشتہ داروں کو صبر عطا فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کنری (سندھ) میں حنفیوں سے احمدیوں کا مناظرہ

کنری سندھ۔ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ موضع کنری میں حنفیوں کے ساتھ یکم سے پانچ نومبر تک مناظرہ طے پا گیا ہے۔ ہمارے علماء اس موقع پر تشریف لا رہے ہیں۔ مضافات کی احمدی جماعتوں کے احباب کثرت سے شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

سحابے خاست از تیغِ ہمالا | ہمہ تن برق ساماں رعد کالا
مگر بارید چوں برپست و بالا | بشد ہر قطرہ اش لُولُوئے لالا

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

یکے ہنگامۂ محشر بپا شد | زمیں گویا زمینِ کربلا شد
شبِ غم آنچناں صبر آزما شد | کہ خورشیدِ سعادت رُونما شد

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

جہاں پُر گشتہ از گرد و غبارے | مگر برخاست کارے ہم زکارے
برآمد زاں غبارے شہسوارے | بہ دل دریا بہ کف ابرِ بہارے

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

چو شد پیغامیت ناخن بدنداں | نماند احراریت را زور چنداں
سرآمد نوبتِ نادر مَنداں | تبہ گردیدہ کارِ خود پسنداں

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

اگر پیغامیت مجبور آمد | وگر احراریت مقہور آمد
خدا را ہمچنیں منظور آمد | کہ حزبِ ایزدی منصور آمد

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

چو دورِ خسروی آغاز کردند | مسلماں را مسلماں باز [illegible]
جہانِ عشق را آواز کردند | ہمہ احمدیت ساز کردند

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

درِ وحیِ خدا را برگشودند | رموزِ علم و حکمت وا نمودند
کرشمہ بر کرشمہ برفزودند | دلِ ایمانیاں را در ربودند

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

بہ ہفت اقلیم شد آوازۂ دیں | کہ باز آمد بہارِ تازۂ دیں
چو گیرد فلسفی اندازۂ دیں | کشد بر چہرۂ خود غازۂ دیں

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

زِ عاشق اند کے پرہیز کردند | وزاں پس خندۂ گلریز کردند
خدنگِ ناز را سر تیز کردند | سمندِ شوق را مہمیز کردند

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

ہویدا از رگ و از ریشۂ او | نہاں در فکرت و اندیشۂ او
شد ایثارِ مسلسل پیشۂ او | برآمد جوئے شیر از تیشۂ او

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

دل و جاں در رہِ دیں باختن ہست | چو شمعِ انجمن بگداختن ہست
جہاں از ظلمہا پرداختن ہست | زمیں را آسمانے ساختن ہست

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

چو آمد بر زمیں خود کوثر اے دوست | تو ہم برخیز و برکش ساغر اے دوست
زدستت رائیگاں دادی گر اے دوست | چنیں فرصت نیابی دیگر اے دوست

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

چو کوشی بہرِ آئینِ محمدؐ | چو خواہی سطوتِ دینِ محمدؐ
بر آں خود ہست تحسینِ محمدؐ | برایں ہم نیز آمینِ محمدؐ

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

نیا شد در جہاں مثلِ امامم | فدایش باد مظہر باب و مامم
منِ درویش چندیں شاد کامم | غلام ابنِ غلام ابنِ غلامم

بہ عہدِ مصلحِ موعودِ والا — بہ بیں انعام ہائے حق تعالیٰ

خاکسار مظہر از کپور تھلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مصری صاحب سامری کے قدم پر

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا ایک مضمون پیغام صلح ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "حضرت مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث خیر الانام میں"۔ اس مضمون میں مصری صاحب نے بعض کمزور غیر مستند متضاد اور بے سند روایات میں کتر و بیونت کر کے ان کا خود ساختہ مفہوم ایسے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جس سے ناواقفوں کو بظاہر نظر آئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ان روایات میں کوئی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح سامری نے ایک گوسالہ بنا کر اس کو معبود کا نام دیتے ہوئے لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح مصری صاحب نے کمزور اور بے سند روایات میں کتر و بیونت کرنے کے بعد ان سے ایک خود ساختہ مفہوم نکال کر اسے مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کر کے انہیں بلند مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مصری صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح سامری اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہوا۔ اسی طرح وہ بھی خواہ ہزار جتن کریں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

کمزور اور غیر مستند روایات

میں نے اوپر لکھا ہے کہ مصری صاحب نے کمزور اور غیر مستند روایات میں کتر و بیونت کر کے خود ساختہ مفہوم بنا کر مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس بات کو واضح اور آشکارا کرنے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ناظرین کے سامنے ان سب روایتوں کو رکھ دوں۔ جن سے مصری صاحب نے اپنے مقصد کی روایات کو اخذ کیا ہے۔

سو جاننا چاہیئے کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے ایک کتاب "حجج الکرامہ فی آثار القیامہ" نام کی لکھی ہے۔ اس میں قیامت کے نشانات کے متعلق جو کچھ وہ متفرق کتب سے روایات جمع کر سکتے تھے۔ انہوں نے کر دی ہیں اور یہ مدنظر نہیں رکھا۔ کہ معتبر روایات جمع کی جائیں۔ بلکہ انہوں نے اکثر ضعیف اور کمزور اور بے سند روایات کو بھی لے لیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۴۲۳ صفحہ ۴۲۱ پر ایک باب باندھا گیا ہے۔ کہ مہدی کے ظہور کے بعد کیا واقعات ہوں گے۔ اور غالباً انہوں نے یہ سب روایات "کتاب الاشاعۃ" سے لی ہیں۔ جو سید شریف محمد بن رسول الحسینی کی تصنیف ہے۔ کیونکہ حجج الکرامہ میں ان کی تنقید کا حوالہ بھی کئی جگہ آتا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی اسی ترتیب سے وہ روایات درج ہیں۔ جو حجج الکرامہ کے باب مذکورہ میں درج ہیں یہ سب امور میں نے اس لئے لکھے ہیں۔ کہ ناظرین کو علم ہو سکے۔ کہ مصری صاحب نے اپنی فرضی بات کا سہارا دینے کے لئے حجج الکرامہ کتاب کو منتخب کیا ہے۔ اگر ان کی پیش کردہ روایات کسی حدیث کی صحیح کتاب میں موجود تھیں۔ تو انہوں نے اس سے کیوں پیش نہیں کیں:

روایات مذکورہ کے متعلق علماء کی آراء

حجج الکرامہ کتاب کے جس باب کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور جس باب سے مصری صاحب نے اپنے پروپیگنڈا کے لئے روایات منتخب کی ہیں۔ اس میں کل دس روایات ہیں۔ اور ان کو پڑھنے والا شخص پریشان خاطر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب روایات آپس میں ایسی متضاد ہیں کہ ان سے کوئی قطعی نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہے۔ خود الاشاعت کتاب کے مصنف (جن سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے وہ روایات نقل کی ہیں) ان سب روایات کو نقل کرنے کے بعد گھبرا کر لکھتے ہیں۔ "ھذہ الاحادیث اکثرھا متعارضۃ" (الاشاعۃ صفحہ ۲۴۲) کہ یہ سب روایات جو مہدی کے بعد کے حالات کے متعلق ہیں آپس میں سخت مخالف ہیں۔ اور ان سے کوئی قطعی نتیجہ نکالنا مشکل ہے۔ یہی مشکل نواب صدیق حسن خان صاحب کو پیش آئی۔ اور اس کا اظہار انہوں نے "گویم غایۃ امکان در جمع ایں روایات آنست" کے الفاظ سے حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۳ پر کیا ہے۔ پھر یہی بات بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ اردو میں صفحہ ۱۸۰ پر لکھتے ہیں۔ "ان حدیثوں میں تعارض ہے۔"

الغرض وہ سب روایات جو حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۲ اور صفحہ ۴۲۳ پر درج ہیں سب آپس میں متعارض ہیں۔ ان متعارض روایات میں سے مصری صاحب نے اپنے مقصد کی تین روایات کو منتخب کیا۔ اور ان سے اسی طرح استنباط کیا۔ جس طرح صحاح ستہ کی کتب سے کیا جاتا ہے۔

بے سند روایات

اب میں وہ بے سند روایات نقل کرتا ہوں اور وہ روایات حسب ذیل ہیں:-

(۱) ابو الشیخ ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ نازل ہونگے۔ اور دجال کو قتل کرینگے۔ چالیس سال دنیا میں رہینگے قرآن مجید اور سنت کے موافق حکم دیں گے۔ پھر وفات پائینگے۔ آپ کے بعد آپ کے حکم کے مطابق بنو تمیم کے ایک شخص کو لوگ خلیفہ بنائینگے اس خلیفہ کو مقعد کے نام سے پکارا جاتا ہوگا۔ پھر جب یہ خلیفہ مرے گا۔ تو تین سال کے بعد بعض لوگوں کے دلوں سے قرآن مجید اُٹھ جائیگا

(۲) طبرانی میں ہے۔ کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی۔ جب تک ایک غلام جہجاہ نامی بادشاہ نہ ہو۔ بعض روایات میں آتا ہے۔ کہ قیامت نہ ہوگی۔ جب تک کہ ایک آدمی قحطان سے نکل کر لوگوں کو لاٹھی سے ہانکے گا۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ پھر امراء ہونگے۔ پھر جابر بادشاہ پھر ایک آدمی میرے گھر والوں میں سے نکلے گا۔ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ یعنی مہدی۔ پھر لوگ قحطانی کو امیر بناویں گے۔ یہ بھی مہدی علیہ السلام سے عدل و انصاف میں کم نہ ہوگا۔

(۴) مہدی چودہ سال تک بیت المقدس میں مالک رہیں گے۔ پھر مر جائیں گے۔ پھر ایک آدمی قوم تبع کا جس کو منصور کہیں گے یعنی قحطانی۔ اکیس برس بیت المقدس میں حکمرانی کریگا۔ پھر وہ مقتول ہوگا۔ اس کے بعد ایک غلام مالک ملک ہو جائیگا۔ وہ تین برس تک حاکم رہے گا۔ پھر وہ بھی مارا جائے گا۔

(۵) جب مہدی مر جائیں گے۔ ایک شخص ان کے گھر والوں میں سے والی مردم ہوگا۔ اس شخص میں خیر و شر دونوں ہونگے۔ شر خیر سے زیادہ ہوگا۔ لوگوں پر غصہ کرے گا۔ بعد جماعت کے لوگوں کو طرف فرقت کے بلاویگا۔ اس کا بقاء کم ہوگا۔ ایک شخص اس کے گھر والوں میں سے جوش میں آ کر اس کو قتل کر دیگا

(۶) مہدی کے بعد لوگ فتنے میں پڑینگے ان کے پاس ایک آدمی بنی مخزوم کا آویگا۔ اس سے لوگ بیعت کرینگے۔ وہ ایک زمانہ تک ٹھہریگا۔ پھر آسمان سے آواز آئے گی۔ کہ ہجرت کے بعد واپس مت پھرو۔ اور فلاں سے بیعت کرو۔ لوگ ایک شخص سے بیعت کریں گے جس کا نام منصور ہوگا۔ اور یہ شخص بنی مخزوم کے شخص کے خلاف لڑائی کر کے اس کو اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کریگا۔

(۷) ایک مرد بنی مخزوم کا متولی ہوگا۔ پھر ایک شخص موالی میں سے والی بنے گا۔ پھر ایک آدمی عرب کا جسیم طویل نکلے گا۔ جس کو یادے گا قتل کرے گا۔ بیت المقدس میں پہنچ کر مر جائیگا پھر ایک آدمی مصر کا والی ہوگا۔ مصری کے بعد یمانی قحطانی آئے گا۔ وہ مہدی علیہ السلام کی چال پر چلے گا۔ اس کے ہاتھ پر مدینہ روم فتح ہوگا۔

(۸) مہدی۔ پھر منصور۔ پھر سلام۔ پھر امیر الغضب

(۹) مہدی کے بعد ایک خلیفہ اہل یمن میں سے ہوگا۔ قبیلہ قحطان سے وہ دین میں مہدی کا بھائی ہوگا۔ انہی کا سا کام کرے گا مدینہ روم کو بھی وہی فتح کرے گا۔ وہاں کے غنائم اس کے ہاتھ آئینگے۔

(۱۰) مہدی چالیس برس زندہ رہیں گے۔ پھر اپنے فراش پر وفات پائینگے۔ پھر ایک آدمی قحطان سے نکلے گا۔ اس کے دونوں کان چھدے ہونگے۔ وہ مہدی کی چال پر چلے گا۔ بیس برس رہ کر مر جائے گا۔ ہتھیار سے قتل ہوگا۔ پھر ایک مہدی رسول خدا صلعم کے گھرانے سے نکلے گا۔ وہ اچھی خصلت کا ہوگا۔ وہ مدینہ قیصر پر جہاد کرے گا۔ یہ پچھلا امیر ہے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے۔ پھر اس کے زمانہ میں دجال برآمد ہوگا:

روایات میں پیچیدگیاں

یہ وہ دس روایات ہیں جو حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۲ و صفحہ ۴۲۳ پر درج ہیں۔ ان پر نظر کرنے سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان میں سخت اختلاف ہے۔ پہلی۔ تیسری۔ چوتھی۔ نویں اور دسویں روایات کہتی ہیں۔ کہ مہدی کے بعد ایک شخص خلیفہ ہوگا۔ جو مقعد ہوگا قحطانی ہوگا۔ قوم تبع میں سے ہوگا۔

اور اس کو منصور بھی کہینگے۔ لیکن ساتویں روایت یہ کہتی ہے۔ کہ یہ چوتھے درجے پر خلیفہ ہوگا۔ اس سے پہلے تین اور اشخاص میدان میں آچکے ہونگے۔ پھر تیسری اور نویں اور دسویں روایت بتاتی ہے کہ قحطانی خلیفہ مہدی جیسا ہوگا۔ لیکن پانچویں روایت کہتی ہے۔ کہ مہدی کے بعد اس کے اہل بیت میں سے خلیفہ ہوگا۔ اور اس میں شر زیادہ ہوگا۔ مہدی کے اہل بیت یعنی اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی شخص اس خلیفہ کا مقابلہ کریگا۔ اور اس کو قتل کر دیگا۔ اسی طرح ساتویں روایت کہتی ہے۔ کہ مہدی کے بعد بنی مخزوم میں سے ایک شخص متولی ہو جائیگا۔ لیکن چھٹی روایت کہتی ہے۔ کہ بنی مخزوم کا شخص افتراق کی طرف بلائیگا۔ اور اس کو منصور قتل کر دے گا۔ اسی طرح اور بھی ان روایات میں اختلاف ہیں۔

اصول روایات کے مطابق جب کوئی روایات ایک ہی درجہ کی متعارض اور مخالف ہوں۔ تو سب اس قابل ہوتی ہیں۔ کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے اس اصل کے مطابق سب روایات اس قابل ہیں۔ کہ ان کو ناقابل التفات قرار دیا جائے۔ لیکن مصری صاحب نے اس اصل کے ہوتے ہوئے ان روایات سے استنباط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ بالکل غلط طریق ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اسے رد کر دیا جائے۔

دیانت دارانہ طریق

ان حالات کے پیش نظر ایک ہی دیانتداری کا طریق تھا۔ اور وہی طریق نواب صدیق حسن خان صاحب نے ان روایات کے لکھنے کے بعد اختیار کیا۔ اور وہی طریق الاشاعۃ کتاب کے مصنف نے اپنی کتاب میں پسند کیا۔ اور اسی طریق کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ میں ترجیح دی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان متضاد اور مخالف روایتوں کو اس طرح جمع کیا جائے۔ کہ جس سے کم سے کم ان میں اختلاف رہ جائے۔ لیکن یہ طریق چونکہ مصری صاحب کے لئے زہر قاتل تھا۔ اس لئے انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ کیونکہ اس سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مہدی اور برحق خلیفہ ثابت ہوتے ہیں۔ اور مصری صاحب کے "حضرت امیر" کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ اور اقتراب الساعۃ میں یہ روایات لکھنے کے بعد اصول روایات کے مطابق ان میں تطابق دینے کی غرض سے لکھتے ہیں۔ "ان حدیثوں میں تعارض ہے۔ ابن حجر نے قول مختصر میں لکھا ہے جس بات کا ہم کو اعتقاد چاہیئے۔ وہ بات یہ ہے جس پر صحیح احادیث دال ہیں یعنی وجود مہدی منتظر کا جن کے زمانے میں دجال آویگا۔ عیسےٰؑ اترینگے ان کے پیچھے نماز پڑھینگے۔ لفظ مہدی کا جس جگہ مطلق آیا ہے۔ مراد اس سے یہی ہیں۔ ان سے پہلے جن کا ذکر ہوا ان کے حق میں کوئی بات صحت کو نہیں پہنچی جو ان کے بعد ہونگے۔ وہ اگرچہ افراد صالحین ہیں لیکن ان کے برابر نہ ہونگے۔ اخیر حقیقت میں یہی ہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔ کہ صاحب اشاعۃ نے کہا ہے۔ کہ غایت امکان ان روایات میں یہ ہے کہ مہدی کبیر تو وہ ہونگے۔ جو روم کو فتح کرینگے۔ دجال ان کے زمانے میں برآمد ہوگا۔ عیسےٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھینگے۔ خلافت بھی انہی کی ہوگی ان کے بعد قریش کی۔ عیسےٰؑ ان کا ملک نہ لینگے۔ بلکہ مشورہ دینگے۔ حکم انہی کا ہوگا۔ یہی لوگوں کو دین سکھا دینگے۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ ہو چکا ہے۔ پھر بعد مہدی کے ایک آدمی انہیں کے گھرانے کا سیرت و خصلت میں ہوگا۔ وہ قحطانی سو ہمراہ مہدی ہوگا۔ اس کا روم کو فتح کرنا یوں ہے۔ کہ وہ سردار لشکر مہدی کا ہوگا۔ ان کی تبعیت میں فتح کریگا۔ نہ اپنی خلافت و مستولیت کے حال میں۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام مرجائینگے۔ معقد کو اپنے بعد خلیفہ بنا دینگے۔ یہ بھی ایک قریشی مرد ہوگا۔ اس کے بعد جو قریش میں سے متولی ہوگا اس کی چال اچھی نہ ہوگی۔ اس پر مخزومی چڑھائی کریگا۔ شاید جہجاہ یہی ہو۔ یہ طرف جدائی کو بلاوے گا۔ اس پر قحطانی خروج کریگا۔ اس کا لقب منصور ہے۔ مرد قوم تبع میں سے یہی مراد ہے۔ اور مردمین میں سے بھی یہی مقصود ہے۔"

الغرض اگر مصری صاحب نواب صدیق حسن خان صاحب کا طریق اختیار کرتے یا صاحب اشاعۃ کی طرح سوچتے تو ان کو وہی کہنا پڑتا جو اوپر لکھا جا چکا ہے کہ ان سب روایات میں سے اگر کوئی بات لی جا سکتی ہے۔ تو صرف یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئینگے۔ اور ان کے بعد انہی کے اہل بیت کا ایک شخص آپ کی سیرت کا ہوگا۔ اور پھر چند خلفاء کے بعد کوئی ایک قریشی خلیفہ ہوگا۔ جس کے خلاف ایک شخص کھڑا ہوگا۔" لیکن اگر مصری صاحب اس نتیجہ سے متفق ہو جاتے تو گویا اپنے پاؤں پر تبر رکھ دیتے۔ کیونکہ ان کو ماننا پڑتا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک مہدی آپ کی ہی سیرت کا آپ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ نہ تو مصری صاحب نے اصول روایات کو مدنظر رکھا۔ اور نہ وہ طریق اختیار کیا جو دیانت دارانہ تھا۔ بلکہ اتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کے مطابق دس روایات میں تین منتخب کر لیں۔ اور پھر ان سے ایک خود ساختہ مفہوم بنا کر اسے مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کر دیا۔

اگر مصری صاحب کے نزدیک یہ طریق درست تھا۔ تو انہوں نے ان روایات میں سے دسویں روایت کو کیوں نہ لے لیا۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسیح کا دوسرا خلیفہ اچھی خصلت کا ہوگا۔ اور عیسائی مرکز پر حملہ کر کے اس کے چھکے چھڑا دیگا۔ جو کہ عین واقعات کے مطابق ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دوسرے خلیفہ ہیں۔ اور آپ ہی نے مرکز عیسائیت میں مبلغ بھیجے اور خود بھی وہاں تشریف لے گئے۔ یا پھر آٹھویں روایت کے مطابق یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ مسیحؑ کا دوسرا خلیفہ سراسر سلامؐ ہی سلامؐ ہے۔ اور اس کے زمانہ میں ہر طرح کا امن ہوگا۔ خاکسار نور الحق واقف زندگی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امام الصلوٰۃ کے متعلق ضروری قاعدہ

نظارت تعلیم و تربیت کے نوٹس میں یہ امر لایا گیا ہے۔ کہ بعض جماعتوں میں امامت کے متعلق اختلاف ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۵۵ ع م مورخہ ۳/۴/۳۸ میں فیصلہ موجود ہے۔ ذیل میں ہم اس فیصلہ کو درج کر دیتے ہیں۔ اور جماعتوں سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قاعدہ کے مطابق عمل کریں۔ اور اگر کہیں اختلاف ہے۔ تو اسے دور کر دیا جائے۔ قاعدہ حسب ذیل ہے:۔

"امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم و تربیت سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ امامت کا حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنیں۔ تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنیں۔ تو مستقل امامت کے لئے نظارت تعلیم و تربیت سے منظوری حاصل کی جائے۔ اور عارضی انتظام کے لئے خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔"

یاد رہے۔ کہ نظارت تعلیم و تربیت نے بعض جماعتوں میں ان کے اختلافات کے پیش نظر جماعتوں کے مشورت سے امیر اور پریذیڈنٹ کے علاوہ امام الصلوٰۃ مقرر کئے ہیں۔ اور ان کی منظوری دی ہے۔ تاکہ جماعتوں کا انتظام قائم رہے۔ مثلاً سیدوالہ۔ کیرنگ وغیرہ سو ان کا معاملہ استثنائی حیثیت رکھتا ہے۔ فافہم

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت

وہ جو دل میں شدید تڑپ اور جوش رکھتے ہیں۔ کہ ثواب کے لئے سلسلہ کا کام کریں۔ مگر ان کے گذارہ کی صورت نہیں۔ انہیں چاہیئے۔ تحریک جدید کو دو انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتوں میں دورہ کرینگے۔ ان کو تیس روپیہ ماہوار گذارہ کے اور ساڑھے نو روپیہ جنگ الاؤنس کے علاوہ دورہ کے سفر کے اخراجات مزید دیئے جائینگے۔ پس ایسے دوست جو مولوی فاضل یا میٹرک ہوں۔ یا وہ جن کی تعلیم مولوی فاضل یا میٹرک تک ہو۔ اپنی درخواست معہ اپنی قابلیت کی سندات کی نقول کے فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان کے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ درخواست کنندہ اگر سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تو اسے ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں نومبر کے پہلے ہفتہ میں آجانی چاہئیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

ہمیں ایسے اعتراضات کا مجموعہ تیار کرنا ہے جو عموماً مخالفین کی طرف سے ہم پر ہوتے رہتے ہیں اس لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جلد از جلد ایسے اعتراضات ہمیں بھجوائیں جو غیر مسلموں۔ غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں پر کئے جاتے ہیں۔

(ناظر دعوت تبلیغ)

206

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جاپان کی پُر مصائب قید میں احمدی جوان کس طرح اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے رہے؟

جماعت احمدیہ اس زمانہ میں قرونِ اولیٰ کی خدائی جماعتوں کے رنگ کی جماعت ہے۔ گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کا رنگ احمدیہ جماعت میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کا نمونہ اس جماعت کے افراد میں نظر آتا ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے ارشاد سے صحابہ رضؓ کی جماعت میں شامل کیا ہے۔ صحابہ رضؓ نے جو نمونہ اسلام کی خدمات اور تنظیم کا اپنے وقت میں دکھایا۔ اسی قسم کا نمونہ یہ جماعت پیش کر رہی ہے۔ طرح طرح کی تکالیف اور تنگیوں کے اندر بھی اسلام کا بول بالا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ احمدی افراد جہاں بھی چلے جائیں۔ وطن سے بے وطن ہوں۔ تکالیف پر تکالیف اور مصائب پر مصائب کا سامنا ہو۔ قید و بند کی مصیبتیں جھیلیں۔ مگر جس آواز کو انہوں نے سنا ہے۔ اس کو دوسروں تک پہنچانے میں یہ تمام باتیں ان کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ جاپان کی قید میں رہنے والے سنگاپور کے احمدی قیدیوں نے بھی باوجود قید کی انتہائی سختیوں کے اپنے فرضِ منصبی کو نظر انداز نہ کیا اپنے ماحول کے اندر جس قدر کام ان سے ہو سکا۔ اسے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ گذشتہ ساڑھے تین سال کے عرصہ میں جو تنظیم اور احمدیت کا کام ان سے ہو سکا۔ اس کا ایک مختصر سا خاکہ ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آزادی میں تو ہر قسم کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر مشکلات اور تنگی میں ایک ایسا میدان تیار کرنا بہت مشکل ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ اور اپنے ان بھائیوں کے لئے دعا کرینگے۔

جاپان کی قید میں پھنس جانے والے احمدیوں نے گذشتہ ساڑھے تین سال کا عرصہ یونہی ضائع نہ کیا۔ بلکہ جس قدر کام اور تنظیم ان کے ماحول کے مطابق تھی۔ اس کے کرنے میں کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔ اور ہر طرح سے دوسری آزاد جماعتوں میں احمدیت کا کام جاری رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ الحمد للہ احقر محمد نصیب عارف پسر بابو محمد شریف صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت قادیان

"پندرہ فروری ۱۹۴۲ء کو سنگاپور فتح ہونے کے بعد سترہ تاریخ کو تمام مقامی ہندوستانی فوجیں فیرلر پارک میں جمع ہوئیں۔ وہاں اپنے تمام احمدی دوستوں کا جائزہ لیا گیا۔ اندازاً معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی محفوظ ہیں۔ صرف حوالدار آرمورر انوار الحق خانصاحب کسی قدر زخمی اور بیمار پائے گئے۔ دوستوں نے ان کی بیمار پرسی اور دیکھ بھال کی۔ اٹھارہ تاریخ کو تمام قیدی مختلف کیمپوں میں بانٹ دیئے گئے۔ جماعت کی اکثریت نی سون Nee Soon کیمپ میں گئی۔ وہاں پر دوستوں کو ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اور واقفیت بڑھنی شروع ہوئی۔ عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ آفیسر کے کمرے میں بعض نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ لڑائی کے دوران میں دوستوں کا کافی مالی نقصان ہوا تھا۔ لہذا دوستوں نے ایک دوسرے کی امداد میں حصہ لیا۔ ۱۳ مارچ کو یہ کیمپ سلوٹن Silotam میں آ گیا۔ یہاں پر بھی باجماعت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا۔ جمعہ کی نماز پڑھی جاتی۔ قرآن مجید اور تفسیر کبیر کا درس رحمت علی صاحب مسلم دیتے۔ امام الصلوٰۃ اور امیر بھی آپ ہی تھے۔ پہلا رمضان شریف شروع ہو گیا۔ دوستوں نے روزے رکھے۔ عید الفطر کی نماز کیمپ میں ادا کی گئی۔ قید کے اندر تشویشناک حالات کو محسوس کرتے ہوئے اور فتنوں سے بچنے کے لئے نفلی روزے بھی رکھے گئے۔ اس کیمپ میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ کو بھی آنے جانے کا موقعہ مل گیا۔ آپ نے ہماری ہر طرح امداد فرمائی۔ دوستوں کو کھانے پینے کی اشیاء اور کپڑے وغیرہ مہیا فرماتے رہے۔ جب ہم کو کسی قدر آمد شروع ہوئی۔ تو مولوی صاحب کی خدمت میں چندہ بھی جمع کر کے بھیجنا شروع کیا۔ اس کیمپ میں ہمارے لئے دن بڑے پُر ابتلا تھے۔ "آزاد ہند فوج" کا فتنہ شروع ہو چکا تھا۔ دوست عام طور پر اس سے محفوظ رہے۔ اور اس کے پراپیگنڈا کو حتی الوسع ناکام رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ برادرم محمد احسن خاں صاحب اور اس عاجز کو محض شرارت سے اور "آزاد ہند فوج" کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے الزام میں قید رکھا گیا۔ مولوی صاحب کو بھی جبکہ وہ ہم کو اس کیمپ میں ملنے کو تشریف لائے۔ پراپیگنڈا کے الزام میں کنسنٹریشن کیمپ Concentration Camp میں لے گئے۔ اور ایک آدھ دن رکھنے کے بعد چھوڑ دیا۔ وہاں آپ کو بھی مجبور کیا گیا۔ کہ آپ نیشنل آرمی کی تائید میں پراپیگنڈا کریں۔ مگر آپ نے جواب میں فرمایا۔ میں ایک مذہبی مشنری ہوں۔ سوائے تبلیغ اسلام کے اور میرا کوئی کام نہیں۔ پھر آپ سے کہا گیا "تو کیا آپ ہندوستان کی آزادی نہیں چاہتے" آپ نے جواب میں فرمایا۔ میں ایسی آزادی نہیں چاہتا۔ جیسی کہ اس ملک کے چینیوں اور ملائیوں کو ملی ہے۔ قبلہ مولوی صاحب موصوف نے اس موقع پر ہر طرح احمدی دوستوں پر زور دیا۔ کہ آپ لوگ اس فوج میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ یہ ایک زہر ہے اس سے بچو اور یاد رکھو۔ آخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق انگریز جیتینگے۔ مولوی صاحب نے ہر ممکن کوشش اپنی جماعت کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے جاری رکھی۔ آپ نے ان دوستوں کو جو فوج سے صرف اس فتنہ سے ڈر کر سول میں بھاگ گئے تھے جگہ دی اور ہر طرح سے امداد فرمائی۔ پھر جو لوگ مجبوراً "آزاد ہند فوج" میں شامل ہو چکے تھے۔ ان میں سے بعض کو واپس لانے میں بھی کافی کوشش سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا نیک اجر عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں کامیاب کرے۔

شروع جنوری ۱۹۴۳ء میں ہمارا کیمپ دو جگہ میں بٹ گیا۔ کچھ دوست R.V.R کیمپ میں چلے گئے اس کیمپ میں دوست اسی طرح پر چندہ مولوی صاحب کو بھجواتے رہے۔ اور قبلہ مولوی صاحب سے تعلق رہا۔ اس کیمپ سے بعض احمدی دوستوں کو بیگار کی صورت میں سمندر پار جزیروں میں لے گئے جنکی تا حال کوئی خبر نہیں مل سکی ہے۔ خدا تعالیٰ انکے ساتھ ہو۔ آمین۔ آدم روڈ کیمپ میں دوست تنظیمی صورت میں رہے۔ باجماعت نمازیں ادا کرتے تھے۔ جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے جاتے۔ مولوی صاحب کو چندہ بھجوایا جاتا۔ دوسرا رمضان شریف کا مہینہ آ گیا۔ دوستوں نے روزے رکھے اور تراویح میں قرآن مجید ختم کیا گیا۔ عید الفطر کی نماز مولوی صاحب کے پاس شہر میں ادا کی گئی۔ سول اور ملٹری احمدیوں کی تعداد چالیس پچاس کے لگ بھگ تھی۔ عید کے خطبہ کے بعد کا نظارہ عجیب تھا۔ دوست ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ میں مشغول تھے۔ آنکھیں پُرنم تھیں۔ احمد شادی ملایا کے ایک احمدی رئیس بہت رقیق القلب اور مخلص احمدی ہیں۔ آپ بچوں کی طرح تمام احمدی دوستوں سے لپٹ لپٹ کر رو رہے تھے۔ اور تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز تھے۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ کی کافی تعداد موجود تھی الحمد للہ۔ اس کے بعد انہوں نے تمام احمدیوں کو اپنے ہوٹل میں مدعو کیا۔ پُرتکلف دعوت دی۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھی بڑے اخلاص سے احمدی مہمانوں کی مہمان نوازی میں حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ انکو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اسی اثناء میں مولوی صاحب کے مشورہ سے یہ بات طے ہوئی کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ ملٹری کے احمدی سنگاپور میں موجود ہیں۔ مسجد بنانے کی تجویز کی جائے۔ ملٹری کے تمام احمدیوں کے امیر حکیم دین محمد صاحب مقرر ہوئے۔ اور سکرٹری عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ آفیسر۔ مسجد کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ آدم روڈ کیمپ سے قریباً سو ڈالر اور ایک سونے کی انگوٹھی بھیجے گئے۔ اسیطرح پر دوسرے کیمپوں سے بھی رقوم بھیجی گئیں۔ مگر حالات موافق نہ ہونے کی صورت میں مسجد کا کام شروع نہ ہو سکا لہذا مولوی صاحب کی خدمت میں رقوم جمع رہیں کہ جس طرح مناسب سمجھیں استعمال فرمائیں۔

۱۹۴۳ء نومبر کی گیارہ تاریخ کو آدم روڈ کیمپ R.V.R کیمپ سے آملا۔ اب کافی تعداد احمدی بھائیوں کی ہو گئی۔ اور تنظیم قائم رکھنے کے لئے امیر اور امام الصلوٰۃ کا باقاعدہ طور پر انتخاب کیا گیا۔ امیر جماعت بشیر احمد خان صاحب منتخب ہوئے۔ دوست باجماعت نماز بھی ادا کرتے۔ جمعہ کی نماز بھی پڑھی جاتی۔ چندہ اسی طرح مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا جاتا۔ شہر کے حالات نازک صورت اختیار کر رہے تھے۔ خوراک کی قلت ہو رہی تھی۔ ان حالات میں مولوی صاحب کو خاص طور پر امداد کی ضرورت تھی۔ حتی الوسع ہر ماہ چندہ بھجوایا جاتا رہا۔ کسی قدر اشیاء خورد و نوش سے بھی امداد کی گئی۔ مولوی صاحب سے کتابیں پمفلٹ وغیرہ منگوائے گئے۔ دوست بھی پڑھتے تھے اور دوسرے غیر احمدی احباب کو بھی [illegible]

۱۷ جون ۱۹۴۴ء کو یہ کیمپ بھی مختلف کیمپوں میں بانٹ دیا گیا۔ ہم لوگ پھر سلیٹیا رکیمپ میں گئے یہاں پر دوستوں کی تنظیم کی خاطر پھر انتخاب عمل میں لایا گیا۔ کیپٹن محمد حسین امیر منتخب ہوئے۔ رمضان شریف کا تیسرا مہینہ شروع ہو گیا۔ دوستوں نے روزے رکھے۔ تراویح میں باجماعت شامل ہوئے۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کا بندوبست ہو گیا۔ مولوی صاحب کی امداد کے لئے بھی چندہ بھجوایا جاتا رہا۔ [illegible] سے بعض دوست کمزور یا رہو چکے تھے [illegible]

فنڈ کا انتظام کیا گیا۔ اپنے کیمپ کے بیمار اور کمزور دوستوں کی امداد کی گئی۔ اسی اثناء میں دوسرے احمدی دوست اس کیمپ میں آ گئے۔ پندرہ سولہ دوستوں کی جماعت ہو گئی۔ لہذا اور زیادہ تنظیمی کاموں میں حصہ لیا گیا۔ دوست ایک دوسرے کی امداد میں حصہ لیتے۔ جو کتابیں دوستوں کے پاس موجود تھیں۔ وہ ایک دوسرے کو پڑھنے کیلئے دیجاتیں۔ مولوی صاحب سے موصول شدہ کتابیں بھی دوست پڑھتے۔ غیر احمدی احباب اور آفیسرز میں سلسلہ کی کتابیں تقسیم کی گئیں۔ دوست جنگ اور قید کے عذاب کو محسوس کرتے ہوئے اور حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر احمدی احباب میں تبلیغ بھی کرتے۔ سرنگون روڈ کیمپ میں ایک V.C.O. جمعدار محمد خان صاحب نے احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ

۱۹۴۵ء کے ابتداء میں کچھ تبدیلیاں ہوئیں ہمارے امیر صاحب اس کیمپ سے چلے گئے۔ ان کے بعد جمعدار شہاب الدین صاحب کو امیر منتخب کیا گیا۔ تمام آفیسرز ہمارے کیمپ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔

قید میں چوتھا رمضان شریف آیا۔ حالات کٹھن تھے۔ قید کی صعوبتیں تنگ کر رہی تھیں اشیاء خورونوش کا بھاؤ نہایت چڑھ رہا تھا۔ راشن کا سکیل کم ہو گیا تھا۔ لڑائی کا کچھ پتہ نہیں چلتا تھا۔ سوائے احمدیوں کے ہر شخص یاس و ناامیدی کا سراپا مجسمہ نظر آتا تھا ضعف کی وجہ سے دوست روزہ رکھنے سے قاصر تھے تاہم بعض دوستوں نے باوجود ان تکالیف کے روزے رکھے۔ خدا کی شان ابھی پہلا ہی عشرہ گزرنے نہ پایا تھا کہ جاپان نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ جنگ ختم ہونے پر ہر قسم کی آسانیاں ہو گئیں۔ ذہنی تکلیفیں جاتی رہیں۔ اشیاء خورونوش اور لباس مہیا ہو گیا اور بنگلے وغیرہ خالی ہو گئے۔ باقی دوستوں نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ اور تراویح کا انتظام کیا گیا۔ اب عام طور پر ہم لوگوں کو آرام ہو گیا۔

تربیت کا پہلو تو ہمارے لئے بالکل نمایاں تھا۔ قید نے تحریک جدید کے اصول ہمارے لئے خوب واضح کر دیئے تھے۔ سادہ زندگی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کر لینا۔ بیماروں کا باہر چلے جانا۔ اور پھر دعا کو آلہ کار بنانا۔ خوب سمجھ میں آیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوستوں نے تعلیم قرآن کو جاری کیا۔ ایام قید میں نواب دین صاحب بھی ساکن ڈسکہ نے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر کے قرآن مجید شروع کیا۔ چوہدری عبد الغنی صاحب بی اے ساکن کھاریاں نے قرآن مجید باترجمہ پڑھ لیا۔ بابو محمد احسن خان صاحب اور جمعدار شہاب الدین صاحب نے قریباً بیس سپاروں تک قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھا۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ احمدی دوست خاص طور پر ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رہے۔ اور جانی نقصان سوائے ایک احمدی کے اور کسی کی خبر نہیں ملی لفٹیننٹ عبد اللہ صاحب جنگ کے شروع ہوتے وقت ہی کسی حادثہ سے فوت ہو گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے قید کے ایام محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وعدوں کے مطابق اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل دوسروں کی نسبت بہت پرسکون رہے اور مقابلتاً دوسروں سے کہیں زیادہ احمدیہ جماعت امن میں رہی۔ الحمد للہ

آخر میں دعا ہے کہ ہم لوگوں کے لئے یہ قید کا عرصہ کبھی نہ بھولنے والا سبق ثابت ہو۔ جو تکلیفیں ہم نے قید میں دنیا کے لئے برداشت کی ہیں خدا تعالیٰ ہمکو توفیق دے کہ ان سے کہیں زیادہ اگر احمدیت کے لئے آفات و مصائب کا مقابلہ کرنے کا موقع ملے تو ہم سرخرو ثابت ہوں۔ اور ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھے۔

زمیندار طبقہ کیلئے تبلیغ کا نادر موقعہ

تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے۔ جس کا ادا کرنا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اگرچہ شہری طبقہ میں بھی تبلیغ کیلئے وہ باقاعدگی اور جوش نہیں پایا جاتا جو اس شاندار جہاد کے شایان شان ہے۔ لیکن زمیندار طبقہ جو دیہات میں رہتا ہے اپنی مصروفیات اور دوسری کمیوں اور رکاوٹوں کی وجہ سے اس کار خیر میں بہت پیچھے ہے۔ ان کے کام کی نوعیت اس قسم کی ہے کہ کام کے دنوں میں ان کے لئے فراغت نکالنا بہت دشوار ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انکو ثواب میں پورے طور پر شریک کرنے کے لئے بعض موسموں میں ان کو فراغت دی ہے۔ مخلصین کو چاہیئے کہ فراغت ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس موسم میں جبکہ نہ کٹائی کا موقعہ ہے اور نہ فصل کی تخم ریزی ہوتی ہے اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کر کے آئندہ زندگی کے لئے برکت اور مغفرت کا بیج بوئیں۔ اس ضمن میں مجلس اٹھوال ضلع گورداسپور نے اچھا نمونہ دکھایا ہے اور بہت سے نام واقفین ایام برائے تبلیغ کے بھجوائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

میں امید کرتا ہوں کہ دوسری مجالس بھی اس طرف پوری توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں گی (مہتمم تبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۲۲۶ منکہ عبد الکبیر ولد امیر الدین صاحب قوم احمدی پیشہ کاشتکاری عمر ۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع [illegible] ڈاکخانہ برہمن بڑیہ ضلع تپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ تین کانی ارضی زمین قیمتی -/۶۰۰ روپے اور اسی گاؤں میں رہائشی مکان قیمتی -/۲۰۰ روپے موجود ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبد الکبیر۔ گواہ شد۔ قاضی محرم علی بحروف بنگلہ در انگریزی۔ گواہ شد۔ محمد یحییٰ سیکشنل انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۳۱۸ منکہ عبد العزیز ولد کرم شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن سکھیوال ڈاکخانہ ساہیوال ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۵/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۸ کلہ اراضی مگر گروی ہے۔ صرف ۲ بیگہ خالص ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بوقت -/۶۴ روپے دفتر سے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد العزیز موصی

احمدیت یعنی حقیقی اسلام ایک عظیم الشان نعمت ہے

دنیا میں ایسی کوئی جماعت نہیں سوائے جماعت احمدیہ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ مرنے کے بعد اسکے متبعین بفضل خدا یقیناً جنت کے وارث ہوں گے۔

ثبوت از قرآن شریف:۔ خدا تعالیٰ سورہ توبہ آیت ۱۱۱ میں فرماتا ہے ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ؕ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال خرید لیا ہے۔ اس کے بدلہ میں ان کے لئے جنت ہے ـــ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو ربانی مصلح مبعوث فرمایا ہے۔ اس کو الہاماً یہ بتایا ہے کہ اس جماعت کے وہ لوگ۔ خواہ مرد ہوں یا عورت اپنی جائداد کا کم از کم ۱/۱۰ زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ وصیت کر کے اسلامی خدمات کے لئے دیں گے۔ اور اپنے اعلیٰ نمونہ اور جان و مال سے اسلامی خدمت بجا لائیں گے۔ ان کے لئے یقینی جنت ہے۔

ثبوت از حدیث شریف:۔ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی سب کی سب جہنم میں جائے گی۔ سوائے ایک کے۔ اور جنتی فرقہ کی یہ علامت بتلائی ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگا۔ اس طریق محمدی کی صراحت سورہ یوسف کے آخری رکوع میں بھی یہی بیان کی گئی ہے کہ آپ اور آپکے اصحاب کا اصل کام تبلیغ اسلام ہے۔ اس معیار کے مطابق اس زمانہ میں تمام جہان میں اپنی جان و مال سے تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے۔ پس خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کے مطابق صاف صاف ثابت ہے کہ جنتی فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے

مبارک ہیں وہ لوگ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جو جنتی راہ اختیار کرتے۔ اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو صاف صاف سمجھا دینے پر بھی اس کے خلاف جہنمی راہ اختیار کرتے ہیں۔ مرنے کے بعد مذکورہ دو راہوں کے سوائے تیسری کوئی راہ نہیں۔

اس ربانی سلسلہ کی صداقت کے متعلق اردو و انگریزی۔ گجراتی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع۔ حضور ایدہ اللہ کے

ملفوظات۔ خطبات ارشادات اور تازہ رویا وکشوف والہامات بلاناغہ

پہنچتے رہیں۔ اس کی یہی صورت ہے۔ کہ جن خریداران "الفضل" کے نام وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں وصول فرما لیں۔ ورنہ

اخبار بند

ہو جائے گا۔ اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو

مالی نقصان

ہوگا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔

(مینیجر)

اکسیر تسہیل ولادت

پیدائش کی مشکل گھڑیوں کو اللہ کے فضل سے نہایت آسان کر دینے والی دوا ہے۔ بعد کے دردوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت اندرون ہند معہ محصول ڈاک

تین روپے بارہ آنے

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا۔ مراق کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

قادیان اور اس کے گرد و نواح میں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں۔ جنہیں اپنی زمین کے رہن رکھنے یا بیع کرنے یا دادا عث کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کر کے اپنا نقصان نہ کریں۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اعلیٰ کی اجازت کے ساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کی جائے سو گو قانوناً ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے اور کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے کے درپے بھی نہ ہوں۔

علاوہ ازیں قادیان کے گرد و نواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں بلکہ صرف مالک ادنیٰ ہیں۔ اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہوگی۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں۔ یا آئندہ کرنا چاہے۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید و رہن وغیرہ بہر صورت منع ہے۔ اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور جو شخص ایسا سودا کرے گا۔ وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کے لئے مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے۔ جس کے بغیر ہر سودا ناجائز سمجھا جائے گا۔ اور قابل منسوخی ہوگا۔ امید ہے کہ اس واضح اور مکرر اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔ فقط والسلام

خاکسار۔ **مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ قادیان** مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۴۵ء

خرید اراضی

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس

محلہ دار الانوار ———

محلہ دار البرکات ———

محلہ دار الفضل ———

محلہ دار الرحمت ———

یا دیگر محلہ جات میں اراضیات برائے فروخت ہوں تو وہ میرے پاس فروخت کر سکتے ہیں

خاکسار

خان محمد عبد اللہ خان دار السلام قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرورت ڈرائیور

ایک ایسے محنتی میکینک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو کم از کم چھ سات جماعت تک تعلیمی قابلیت رکھتا ہو۔ زمیندارہ طبقہ سے ہو۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ آنے چاہئیں۔ تنخواہ للعہ سے ضعہ تک حسب لیاقت دی جائیگی

خاکسار

خان محمد عبد اللہ خان۔ کوٹھی دار السلام۔ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مسافروں کی قبل از وقت بکنگ اور ریزروڈ جگہ

یکم دسمبر ۱۹۴۵ء سے مندرجہ بالا قاعدہ میں حسب ذیل تبدیلیاں ہو جائینگی:۔

(۱) فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ کلاس سروس ٹکٹ دس دن تک قبل از وقت جاری ہو سکیں گے۔

(۲) فرسٹ اور سیکنڈ کلاس برتھ اور سیٹس ٹکٹ پیش کرنے اور تحریری درخواست دینے پر سفر شروع ہونے سے دس روز قبل تک ریزرو ہو سکیں گی۔

(۳) اگر وہ سفر جس کے لئے جگہ وغیرہ ریزرو کرائی گئی ہے ملتوی ہو جائے۔ تو درخواست ویسی ہی سمجھی جائے گی۔ گویا کہ وہ ریزرویشن کے لئے تازہ درخواست ہے۔ بشرطیکہ کم سے کم چھیالیس گھنٹہ کا نوٹس دیا گیا ہو۔

(۴) جن ٹکٹوں پر جگہ ریزرو کرائی گئی ہو۔ ان کی قیمت قابل ادائیگی کرایہ کا دس فیصدی وضع کر کے واپس کر دی جائیگی۔ بشرطیکہ ٹکٹ استعمال ہونے سے قبل واپس کر دیئے جائیں۔ اور ریزروڈ شدہ جگہ منسوخ ہو جائے۔

(۵) ایرکنڈیشنڈ گاڑیوں میں جگہ مشروط طور پر اس صورت میں کہ سرچارج ادا کر دیا جائے تین مہینہ سے زیادہ عرصہ قبل ریزرو نہ ہو سکیگی ایسی ریزرویشن کی تصدیق مسافر کو سفر شروع ہونے کے کم سے کم دس روز قبل ٹکٹ خرید کر لازمی ہو سکیگی۔ اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں ریزرویشن منسوخ ہو جائے گی۔

(۶) ایرکنڈیشنڈ گاڑی میں ریزروڈ شدہ جگہ اگر سفر کے لئے ٹکٹ خریدنے سے منسوخ ہو جائے تو سرچارج خاص حالات میں واپس مل سکے گا مگر اس میں سے مبلغ پانچ روپے کی رقم بہرحال وضع کر لی جائے گی لیکن اگر یہ ریزرویشن ٹکٹ خریدنے کے بعد منسوخ ہو تو سرچارج دس فیصدی اور کرایہ ریل کا دس فیصدی وضع کر کے باقی رقم واپس مل سکیگی۔ بشرطیکہ سرچارج اور ریل ٹکٹ استعمال سے قبل واپس کر دیئے جائیں۔ اور ریزرویشن منسوخ ہو جائے۔

(۷) عام گاڑیوں میں ریزرویشن میں تبدیلی کے بارہ میں جو قاعدہ نافذ ہے وہ ایرکنڈیشنڈ گاڑیوں پر بھی اطلاق پذیر ہوگا۔

(۸) مفصل معلومات این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جنرل مینیجر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی - ۲۸ر اکتوبر۔ امریکہ کے غیر ملکی معاملات کے دفتر نے اس بات کو غلط قرار دیا ہے۔ کہ امریکہ ڈچ گورنمنٹ اور نیشنلسٹوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کو تیار ہے۔ اس سے قبل امریکی کونسل جنرل نے بٹاویہ میں ڈاکٹر سکارنو سے جمعہ کے روز جو ملاقات کی تھی۔ اس کے متعلق کونسل جنرل نے اپنے بیان میں بتایا۔ کہ اس میں جاوا کے سیاسی حالات کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔

چنگکنگ ۲۸ر اکتوبر۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے کمیونسٹ پارٹی سے سمجھوتہ کرنے کے لئے ایک اور موقعہ پیدا کیا ہے۔ عنقریب وہ ایک مفصل بیان جاری کرینگے۔

چنگکنگ ۲۸ر اکتوبر۔ چین کے نیشنلسٹ کونسل کے سیکرٹری نے جاپان سے "تاوان" لینے کے لئے تجاویز پیش کردی ہیں۔

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ کل صدر ٹرومین کی تقریر پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لنڈن کے اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ ایٹم بم پر کنٹرول صرف ایک قوم کو نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سب قوموں کو کرنا چاہیئے۔

نئی دہلی ۲۸ر اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اگلے ماہ کی ۱۴ر تاریخ کو کاغذ سپلائی کنٹرول افسروں کو مدعو کیا ہے۔ تاکہ اس امر کے متعلق مشورہ کیا جائے۔ کہ اب جنگ کے بعد جبکہ کاغذ کی سپلائی عام ہو گئی ہے۔ کاغذ پر سے کنٹرول ہٹا دیا جائے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ برطانیہ کے کیمپوں میں اس وقت دو لاکھ جرمن اور ایک لاکھ ۵۴ ہزار اطالوی قیدی موجود ہیں۔ ان میں سے باسٹھ فی صدی کو کام پر لگا دیا گیا ہے۔ اطالوی قیدیوں میں سے ایک لاکھ ۱۸ ہزار یعنی ۷۶ فی صدی برضا و رغبت کام کر رہے ہیں۔ جرمنوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جب تک ان کی کڑی نگرانی نہ کی جائے۔ وہ کام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اے۔ آر۔ پی کا محکمہ یکم اکتوبر سے ختم کر دیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۶ر اکتوبر۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی "ٹاس" نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ کہ روسی فوجیں ترکی اور بلغاریہ کی سرحد پر مشق کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ مسٹر جارج نے دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ فلسطین کی پولیس کو آتشین اسلحہ کے استعمال کی ممانعت کے لئے کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ اور نہ مستقبل میں جاری کیا جائے گا۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ لاہور میں آج طلباء نے یوم فلسطین منایا۔ کئی کالجوں کے طلباء ہاتھوں میں جھنڈے لئے مختلف بازاروں میں گشت کرتے ہوئے مال روڈ پر پہنچے۔ گول باغ میں ایک پبلک جلسہ ہؤا۔ جس میں فلسطین میں عربوں پر یہودیوں کے مظالم کی مذمت کی گئی۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ سٹالین کی صحت کا راز دن بدن پر اسرار ہو رہا ہے۔ "ڈیلی ایکسپریس" نے یہ اطلاع شائع کی تھی۔ کہ لنڈن کے سوویٹ سفارت خانہ کے پریس ڈیپارٹمنٹ نے ایک بیان میں سٹالین کی علالت کی خبر کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ سٹالین کی صحت نہایت اچھی ہے۔ لیکن اب لنڈن کے سوویٹ سفارت خانہ کے "ڈیلی ایکسپریس" کی اس خبر کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس نے گذشتہ ہفتہ سے پریس کے نام کوئی بیان جاری کیا ہی نہیں۔ اس سے سٹالین کی صحت کے متعلق افواہوں کے متعلق پھر چرچا شروع ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ فرانس کی گورنمنٹ نے سائنسدانوں کا ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو ایٹم بم کی طاقت کے متعلق تحقیقات کریگا۔

یروشلم ۲۶ر اکتوبر۔ غیر معمولی طور پر معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم اٹیلی کے فلسطین کے متعلق بیان شائع ہونے میں اس لئے دیر ہو گئی ہے۔ کہ عرب لیگ کے سیکرٹری اعظم بے کے کہنے کے مطابق یہ بیان عرب گورنمنٹوں کو دکھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس میں یہودیوں کے کچھ مطالبے مان لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ر اکتوبر۔ ڈاکٹر موڈی ایڈن نے ایک نشری تقریر میں کہا۔ یہودی جس امن و تحفظ کے متلاشی ہیں۔ وہ انہیں سرزمین فلسطین میں نہیں مل سکے گا۔ یہودی ریاست شدید خطرات سے گھر جائے گی۔ کیونکہ ہر طرف عربوں کی متحدہ طاقت ہو گی۔

لنڈن ۲۷ر اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے یورپ کے کروڑوں بے گھر اشخاص کی مصیبتوں کا المناک خاکہ کھینچا۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ بہت جلد ۱۵۰۰۰۰۰ بے گھر اشخاص مشرقی یورپ کا رخ کرنے والے ہیں۔ اسی طرح ۱۰ کروڑ بے گھر اشخاص اٹلی واپس جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اتحادیوں کو اس وقت ۲۰ کروڑ کے قریب بے گھروں کے مسئلہ کو حل کرنا ہے۔

کولمبو ۲۶ر اکتوبر۔ یہاں سے چند میل دور دیلی سارا کے انڈین ملٹری ہسپتال کے قریب آج دوپہر کو خوفناک دھماکہ ہؤا۔ چند بم فوجی لاری میں سے گر پڑے۔ اور لاری کا تمام بوجھ جو بموں پر مشتمل تھا۔ بھک سے اڑ گیا۔ نقصان جان ایک سو کے قریب ہو چکا ہے۔ مگر اندیشہ ہے۔ کہ نقصان بہت زیادہ ہؤا ہے۔ آج دو بجے تک گردونواح کا بہت بڑا رقبہ آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔

قاہرہ ۲۶ر اکتوبر۔ عباس حلمی پاشا کا جنازہ آج سرکاری طور پر قاہرہ کے بازاروں میں سے گزرا۔ عباس حلمی پاشا ۱۹۱۴ء تک مصر کے خدیو تھے۔ جب دولت عثمانیہ جنگ عظیم میں شریک ہو گئی۔ تو آپ مصر کو خیرباد کہہ کر قسطنطنیہ چلے گئے۔ آپ نے گذشتہ ماہ دسمبر میں بمقام جنیوا داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اور آپ کی نعش وہاں سے آج قاہرہ پہنچی۔

قاہرہ ۲۶ر اکتوبر۔ آج مصر میں کعبہ مشرفہ کا غلاف روانہ کرنے کی تقریب منائی گئی۔

واشنگٹن ۲۸ر اکتوبر۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے امریکہ کی غیر ملکی پالیسی کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ اس سے حالت بہت کچھ درست ہو گئی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہم دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے اتحادیوں سے مل کر کام کرینگے۔ اور اس غرض کے لئے اگر طاقت استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تو اس سے بھی دریغ نہیں کرینگے۔

ماسکو ۲۸ر اکتوبر۔ روس کے امریکن ایلچی نے ماسکو میں جنرل سٹالن کی صحت کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی بیماری کی خبریں درست نہیں۔ وہ عنقریب فوجوں کا معاینہ کرنیوالے ہیں۔

کلکتہ ۲۸ر اکتوبر۔ صوبہ بنگال میں آلو کی پیداوار بڑھانے کے لئے دو لاکھ من آلوؤں کا بیج بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

دہلی ۲۸ر اکتوبر۔ ۱۴ر تا ۱۷ر نومبر یہاں صوبوں کے ہیلتھ آفیسرز کی میٹنگ ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۸ر اکتوبر۔ آج آسٹریلین ٹیم اور ناردرن انڈیا ٹیم کے درمیان کرکٹ کا میچ ہؤا۔ ناردرن انڈیا ٹیم نے شام تک دو سو چوراسی رنز ۲۸۴ بنائیں۔ اس وقت تک چھ کھلاڑی اوٹ ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ فرانس کے سابق میجر جنرل سپیرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہودیوں کی خاطر امریکہ کو خود بھی کچھ قربانی کرنی چاہیئے۔ وہ دوسرے ملکوں پر دباؤ نہ ڈالے۔ بلکہ یہودیوں کو اپنے ملک میں بسنے کی اجازت دے دے۔

بٹاویہ ۲۸ر اکتوبر۔ خیال ہے۔ کہ جاوا میں نیشنلسٹ لیڈروں اور ڈچ افسروں کے درمیان بات چیت شروع ہونے میں کچھ اور دیر لگ جائے گی۔

رنگون ۲۸ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ مونٹ بیٹن نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ڈچ اور نیشنلسٹوں کی گفتگو میں کسی قسم کی مداخلت کرنا نہیں چاہتے۔

سیگاؤں ۲۸ر اکتوبر۔ ہندچینی کے گورنر جنرل سیگاؤں پہنچ گئے ہیں۔

ٹوکیو ۲۸ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر عنقریب نیویارک جانے والے ہیں۔

لاہور ۲۷ر اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی نے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو لکھا تھا۔ کہ یونیورسٹی کو شہر سے باہر لے جانے کے لئے قطعہ اراضی کا انتظام کیا جائے۔ اور اس کے لئے تقریباً ۲ سو کنال اراضی سے زیادہ زمین کا بندوبست ہونا چاہیئے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے اچھرہ اور ماڈل ٹاؤن کے درمیان یونیورسٹی بنانے کے لئے زمین حاصل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

چنگکنگ ۲۷ر اکتوبر۔ چین کی سنٹرل گورنمنٹ کی از سر نو تنظیم اور کمیونسٹ فوجوں کے بارے میں پیدا شدہ کشیدگی اب انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ چین کی بارھویں فوج کے کمانڈر نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر کو تار بھیجا ہے۔ جس میں وارننگ دی گئی ہے۔ کہ اگر کمیونسٹ فوجوں نے اندرونی منگولیا میں چینی فوجوں پر پھر حملہ کیا۔ تو مرکزی گورنمنٹ کی فوجیں جوابی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائینگی۔ اور نتائج کی ذمہ واری چینی کمیونسٹوں پر ہو گی۔